بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت میں کسی آدمی نے تصویر والا کپڑا پہنا ہو تو اس کی اور دیگر مقتدیوں کی نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر جمعہ یا دیگر نمازوں میں کوئی شخص جاندار والی ٹی شرٹ پہن کر مسجد میں آجائے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے ؟ تصویر اتنی ہے کہ چہرہ پورا دکھتا ہے اور دوسرے مقتدیوں کی نماز کا کیا حکم ہوگا ؟

جواب

جس لباس پر جاندار کی ایسی تصویر ہو، جس میں اُس کا چہرہ موجود ہو، اور وہ تصویر اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں، تو چہرہ واضح ہو، تو ایسا لباس پہننا شرعاً جائز نہیں، اور ایسے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، جس کو ایسی تصویر سے پاک کپڑوں میں دوبارہ پڑھنا واجب ہے، البتہ! اگر وہ تصویر مٹا دی جائے، یا اُس پر سیاہی وغیرہ کوئی رنگ لگا دیا جائے، جس سے اس کا سر یا چہرہ مٹ جائے، یا اُس تصویر والے لباس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن، یا اوڑھ لیا جائے، جس سے وہ تصویر چھپ جائے، تو اب نماز مکروہ تحریمی نہ ہوگی۔

اور جہاں تک دوسرے نمازیوں کے سامنے تصویر والی شرٹ ہونے کا معاملہ ہے، تو اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ :

ٹی شرٹ پر تصویر عموماً پورے قد والی نہیں ہوتی، لہٰذا ایسی صورت میں چاہے اس کا چہرہ واضح ہو اور دوسرے نمازیوں کے سامنے یا دائیں بائیں تصویر بطور تعظیم بھی ہو، تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی، مکروہ تحریمی نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں بتوں کی پوجا سے مشابہت نہیں ہے، کہ پورے بت کی پوجا کی جاتی ہے، صرف سر یا آدھے دھڑ والے بت کی پوجا نہیں کی جاتی، ہاں! اس صورت میں صرف تصویر کی تعظیم پائی جا رہی ہے اور فقط تصویر کی تعظیم پائی جانے کی صورت میں نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے، البتہ ایسی تصویر جو پورے قد کی ہو، اس کے نقوش واضح ہوں، کسی کپڑے وغیرہ سے چھپی ہوئی نہ ہو، نمازی کے سامنے ہو تو تب نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ لوٹانا ضروری ہوگا، کیونکہ اس صورت میں تشبہ مع التعظیم (تعظیم کے ساتھ ساتھ بتوں کی پوجا سے مشابہت) ہے، اور تشبہ مع التعظیم کی صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ آدھے قد کی یا فقط چہرے کی تصویر بنانا، بنوانا اور گھر میں بطورِ تعظیم لگانا، یا رکھنا، بہر حال حرام و ناجائز و گناہ اور گھر میں رحمت و برکت والے فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں : ”کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹا دی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔

اگروہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے، دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگادی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 567، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جد الممتار علی رد المحتار میں فرماتے ہیں: "ان علة كراهة التحريم في الصلاة هو التشبه بعبادة الوثن كما في الهداية والفتح وغيرهما، وفي الاقتناء هو وجودها في البيت على جهة التعظيم، وهو المانع للملائكة عن الدخول فيه، فمقطوع الراس او الوجه منتف فيه وجهان، اما فاقد عضو آخر لا حياة بدونه كما تعارفوا في "فوطوغرافيا" من تصوير النصف الاعلى اوالى الصدر فالتشبه منتف لانهم لا يعبدون مقطوعا فتنفي كراهة التحريم من الصلاة، وفيها الكلام هنا ولا يلزم منه انتفاءها عن الاقتناء ان وجد التعظيم، لان مدارها فيه هذا لا التشبه، فتعليق امثال صور النصف او وضعها في القزازات وتزيين البيت بها كما هو متعارف عند الكفرة والفسقة، كل ذلك مكروه تحريما ومانع عن دخول الملائكة وان لم تكره الصلاة ثم تحريما بل تنزيها" ترجمہ: نماز میں کراہتِ تحریمی کی علت بتوں کی پوجا سے مشابہت ہے، جیسا کہ ہدایہ اور فتح القدیر اور ان کے علاوہ دوسری کتب میں ہے، اور جہاں تک اقتناء کا تعلق ہے، یعنی تصویر کا گھر میں تعظیم کی جہت سے موجود ہونا، تو ایسی تصویر فرشتوں کو گھر میں داخل ہونے سے مانع ہے، اور ایسی تصویر جس کا سر یا چہرہ نہ ہو، اس میں دونوں وجہیں منتفی ہیں، یعنی نہ تو تشبہ ہے، اور نہ تعظیم، بہر حال ایسی تصویر جس میں کوئی ایسا عضو نہ ہو، جس کے بغیر زندگی ممکن نہیں، جیسا کہ فوٹوگرافی میں ہوتا ہے، کہ اس میں عموماً اوپر کے نصف بدن کی تصویر ہوتی ہے، یا سینے تک ہوتی ہے، تو اس صورت میں تشبہ منتفی ہے، کیونکہ کفار ایسے بتوں کی پوجا نہیں کرتے، جن کا کوئی عضو نہ ہو، لہذا اس صورت میں نماز میں کراہتِ تحریمی لازم نہ آئے گی، اور یہاں پر اس میں مزید کلام ہے، وہ یہ کہ اگر تصویر گھر میں بطورِ تعظیم معلق ہو، تو کراہت کی نفی نہیں ہوگی، کیونکہ گھر میں تصویر کا ہونا تعظیم کی وجہ سے ممنوع ہے، نہ کہ تشبہ کی وجہ سے، تو پس نصف قد کی تصویروں کو لٹکانا پھر ان کو الماریوں میں رکھنا، اور ان کے ساتھ گھر کو مزین کرنا، جیسا کہ کفار و فساق میں عام ہے، یہ تمام کام مکروہ تحریمی ہیں، اور فرشتوں کے دخول سے مانع ہیں، اگرچہ اس سے نماز مکروہ تحریمی نہیں ہوگی بلکہ مکروہ تنزیہی ہوگی۔ (جد الممتار علی رد المحتار، جلد 3، صفحہ 409، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5237

تاریخ اجراء: 09 صفر المظفر 1448ھ/23 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net